

محمد بن قاسم

باب السندھ 10 رمضان

محمد بن قاسم

آرٹیکل (MAIN FACEBOOK PAGE) پہ پڑھنے کیلئے نیچے (LINK) پہ

کلک کریں:

[https://m.facebook.com/story.php?](https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=223706620330822&id=100080744567949&mibextid=Nif5oz)

[story_fbid=223706620330822&id=100080744](https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=223706620330822&id=100080744567949&mibextid=Nif5oz)

[567949&mibextid=Nif5oz](https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=223706620330822&id=100080744567949&mibextid=Nif5oz)

محمد بن قاسم

ایسی ہستیوں پر لکھنے کی ممانعت ہے اور اگر لکھا جائے تو بین کر دیا جاتا ہے مگر

کمنٹ سیکشن میں حوالے موجود ہیں۔ البتہ تاریخ کی کتابیں بتاتی ہیں کہ 10

رمضان 93ھ (712ء) کو راجہ داہر کی موت کے بعد باب الاسلام کی بنیاد

رکھی گئی مگر اب بھی سندھی لوگوں کو غلط فہمی کا شکار بنایا جاتا ہے کہ محمد بن

قاسم اہلبیت کے گھرانے کے پیچھے ہندوستان آیا تھا تا کہ ان کو مار سکے۔

ان دیکھے لوگ 10 رمضان کو محمد بن قاسم کی کردار کشی اہلبیت کے نام پر

کر کے راجہ داہر کو اپنا نیشنل ہیرو مانتے ہیں۔ البتہ ایسا پراپیگنڈا کرنے والے

سے جب اُس کے عقائد پوچھے جائیں، ان کی قرآن کی تفسیر کا لنک مانگیں،

احادیث کی کتابیں پوچھیں، صحیح احادیث کی شرح کے اصول پوچھیں تو بخوبی

سمجھ آ جائے گی کہ یہ منظم کاروائی، ملتشیع حضرات اور لبرلز کی طرف سے

ٹاسک دے کر کروائی جاتی ہے۔

اگر یقین نہ ہو تو پوچھ کر دیکھ لیں کہ اس ٹاسک والے کے عقائد کیا ہیں؟ عام عوام کو بحث نہیں کرنی چاہئے بلکہ اپنے بنیادی عقائد کا علم حاصل کریں کیونکہ تاریخ پر بحث مسلمانوں کی سوچ بکھیر کر رکھ دیتی ہے مگر اہلسنت کے قانون و اصول پر رہیں تو مسلمان اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

محمد بن قاسم

محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام عماد الدین محمد بن قاسم، 72ھ

(694ء) پیدائش، تابعی، ثقفی قبیلہ، بنو امیہ کے عبد الملک بن مروان کا

زمانہ، گورنر حجاج بن یوسف کا بھتیجا، باپ قاسم بصرہ شہر کا گورنر متعین تھا،

محمد بن قاسم ذہین و عقلمند، دلیر، سمجھدار، اعلیٰ اخلاق، قانون کا پابند اور 15 سالہ لیڈر تھا۔ 708ء ایران میں کردوں کی بغاوت کچل کر ”اصطخر“ کا علاقہ فتح کر کے ”جر جان“ کی طرف پیش قدمی، شیراز شہر کی بنیاد رکھی اور وہیں کے گورنر مقرر ہوئے۔ (جنتہ السندھ)

تاریخ کے مطابق ہندوستان میں صحابہ کرام آتے رہے ہیں، صحابہ کرام کی قبریں بھی یہاں پر ہیں اور محمد بن قاسم سے پہلے خلافت راشدہ میں بھی سندھ پر حملے ہوئے ہیں۔ البتہ 88ھ میں جزیرہ یاقوت (سیلان) کے بادشاہ کا عراق جاتا ہوا جہاز، سندھ کی بندرگاہ (دیبیل) پر عورتوں، بچوں، مردوں اور سامان سمیت لوٹا گیا۔ حجاج کا 43 سالہ سندھ پر حکومت کرنے والے راجہ داہر کو خط مگر راجہ داہر کا غیر معقول جواب کہ بحری قزاق نہایت طاقتور ہیں۔

تج نامہ اور تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ عورتیں اور بچے بعد میں راجہ داہر سے ہی ملے۔ ڈاکٹر تارا چند کا اے شارٹ ہسٹری آف انڈیا: 122 میں محمد بن قاسم کے اعلیٰ اخلاق اور راجہ داہر کا گھٹیا پن کے متعلق لکھا ہے۔ تاریخ سندھ: 45-46 پر لکھا ہے کہ راجہ داہر ایسا گندا ہے کہ اُس نے اپنی سگی بہن سے شادی کر لی۔

90ھ میں محمد بن قاسم کی قیادت میں مسلمان روانہ، 10 رمضان 93ھ (712ء) کو راجہ داہر کی موت اور محمد بن قاسم ”ہیرو“ اور اسی وجہ سے سندھ کو ”باب الاسلام“ کہا گیا۔ حجاج ابن یوسف اور خلیفہ ولید بن عبد الملک کی وفات، سلیمان بن عبد الملک کا خلیفہ بننا اور محمد بن قاسم کی جگہ یزید بن ابی کبشہ کا گورنر بننا۔ سندھ کے لوگوں اور محمد بن قاسم کی فوج کا مشورہ واپس

نہ جاؤ مگر محمد بن قاسم کا خلیفہ کی بات کو ماننا، کرپشن کے چار جز لگائے گئے یا

ذاتی عناد کی وجہ سے محمد بن قاسم کو قید اور طرح طرح کی تکلیفیں اور 96ھ

میں تاریخ رقم کر کے محمد بن قاسم قبر میں جاسمایا۔ (حوالے: تاریخ سندھ،

محمد بن قاسم، جنتہ السندھ، آزاد دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی)

ڈاکٹر مختار احمد مکی کی کتاب ”ہندوستان میں گمراہ کن تاریخ نویسی“ سے علم

ہوتا ہے کہ محمد بن قاسم کے سندھ پر حملے کے ساتھ ان کے مددگار عرب

فوج کے ساتھ مقامی لوگ کیوں بنے، راجہ داہر کس قماش کا انسان تھا اور محمد

بن قاسم کا مسلم و غیر مسلم کے ساتھ سلوک کیا تھا۔

محمد بن قاسم کی ایشوری پرشاد، متعصب ہندو مگر ہسٹری آف میڈائیول انڈیا:

56، ڈاکٹر بنی پر ساد اپنی کتاب ہسٹری آف جہانگیر: 89 اور تاریخ ہند: 245

پر مولانا ذکاء اللہ کا محمد بن قاسم کے کارناموں پر تبصرہ پڑھنے والا ہے۔ مصنف

بلاذری ”فتوح البلدان“ اور اعجاز الحق قدوسی ”تاریخ سندھ“ میں محمد بن

قاسم کی تعریف کرتے ہیں۔

دنیاوی ایوارڈ: بہت سے لوگ درد محسوس کرتے ہیں کہ محمد بن قاسم، طارق

بن زیاد، موسیٰ بن نصیر جیسے سپہ سالاروں کے ساتھ مسلمان حکمرانوں نے

کچھ اچھا سلوک نہیں کیا حالانکہ یاد رکھیں ایوارڈ ملک و قوم کو تباہ کرنے

والوں کو دئے جا رہے ہیں۔ اسلئے ہر مسلمان یہ سوچ سمجھ کر میدان میں

آئے کہ شہید وہی ہو گا جسے اللہ کریم کل قیامت والے دن شہید بتائے گا ورنہ

دنیاوی ایوارڈ پر پریشان ہونے والا بھی دنیا کمانا چاہتا ہے۔